43033-کیا زیور کی زکاۃ میں نئے سونے کی قیمت لگائی جائے گی یا استعمال شدہ سونے کی؟

سوال

زیور کی زکاۃ متعلق کیا میں اسے سنار کے پاس لیجا کر اس کی قیمت لگواؤں یا اسے سونے کی قیمت کے حساب سے زکاۃ ادا کروں ؟
سنار مجھے اس کی قیمت کم دیں گے کیونکہ یہ استعمال شدہ سونا ہے، لیکن سونے کا ریٹ زیادہ ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

جب نصاب مکمل ہوجائے جو کہ پچاسی گرام سونا ہے، اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں سے اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ نکالنی واجب ہوجاتی ہے، یا اس کی قیمت سے زکاۃ نکالی جائے، اس کی قیمت سے وہ قیمت مراد ہے جس میں استعمال شدہ سونا فروخت ہوتا ہے، اور یہ قیمت غالبا نئے سونے کی قیمت سے کم ہوتی ہے، زکاۃ واجب ہونے کے وقت اس کی قیمت لگوا کر زکاۃ ادا کردیں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

(اور اس بنا پر ہم اس عورت کے پاس موجود سونے کی قیمت کا اندازہ لگائیں گے، چاہے جس میں اس نے خریدا ہے یا اس سے کم یا زیادہ، اور اس کے استعمال شدہ سونے کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے گا اور اس سے اڑھائی فیصد زکاۃ نکالی جائے گی، یعنی : چالیس میں سے ایک، لہذا سو ریال میں سے اڑھائی ریال، اور ایک ہزار میں سے پچیس ریال، اور اسی حساب سے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی قیمت کو چالیس پر تقسیم کردیا جائے اور اس تقسیم سے حاصل ہونے والا جواب زکاۃ ہوگی، تو اس طرح آپ بری الذمہ ہوسکتے ہیں، اور آگ کے عذاب سے اسے چھٹکارا مل جائے گا، اور اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا).

شیخ رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا :

کیا زیور کی زکاۃ قیمت خرید پر ہوگی یا کہ ہر سال زکاۃ نکالنے کے وقت موجودہ قیمت پر ؟

تو شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

(زیور کی زکاۃ ہر سال واجب ہوتی ہے، اور یہ زکاۃ قیمت خرید پر نہیں بلکہ سال مکمل ہونے کے وقت جو قیمت ہوگی اس کے حساب سے زکاۃ ادا کی جائے گی، فرض کریں اگر کسی عورت نے دس ہزار ریال میں زیور خریدا اور جب اس پر سال مکمل ہوا تو اس کی قیمت صرف پانچ ہزار ریال رہ گئی تو وہ صرف پانچ ہزار ریال کی زکاۃ ادا کرے گی، اور اگر اس کے برعکس قیمت ہو جائے تو زکاۃ بھی اس کے برعکس ہوگی، لہذا جب اس نے زیور پانچ ہزار ریال میں خریدا اور سال مکمل ہوجانے پر اس کی قیمت دس ہزار ریال ہوچکی تھی تو زکاۃ دس ہزار ریال کے حساب سے ادا کی جائے گی، کیونکہ یہ وجوب کا وقت ہے، اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے) انتہی

ماخوذ از : مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (18) سوال نمبر (18، 58)

واللہ اعلم.